نیر مہ ہفتہ وار مشاعرے اور مجلسِ مذاکرہ

(سفینہ نیازی / ادبی نامہ نگار)

ہفت روزہ منارہ کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار مشاعرے اور مجلسِ مذاکرہ کا تیسرا اجلاس اتوار کی شام ادارہ فنون، ماڈل ٹاؤن کے سبزہ زار میں منعقد ہوا۔ صدارت ڈاکٹر ہما نقوی نے کی اور نظامت کے فرائض ثمینہ ارشد نے انجام دیے۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو کے لگ بھگ رہی۔ شام کا آغاز تلاوتِ کلامِ مجید سے ہوا جسے حافظہ نورین بتول نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد مجلسِ مذاکرہ کا موضوع ’نئی نظم کی تین نسلیں اور ان کا لہجہ‘ رکھا گیا۔ مقررین میں ڈاکٹر ہما نقوی، پروفیسر عارف نظامی اور محترمہ رخسانہ بتول شامل تھے۔ ڈاکٹر ہما نقوی نے کہا کہ ساٹھ کی دہائی کی نظم میں شہری تنہائی کا جو استعارہ ملتا ہے وہ اسّی کے بعد کی نظم میں بدل چکا ہے۔ انہوں نے مثال کے طور پر میرا جی، ن م راشد اور افتخار عارف کے چند مصرعے پڑھ کر سامعین سے داد وصول کی۔ پروفیسر عارف نظامی نے اس نکتے پر زور دیا کہ نئی نسل کی نظم میں ردیف کا استعمال کم ہوا ہے اور آزاد بحر کا استعمال بڑھا ہے، جو اس کے لہجے کو بول چال کے قریب کر دیتا ہے۔ رخسانہ بتول نے اپنا مقالہ پڑھا جس میں خواتین شاعرات کے ہاں گھر، کھڑکی اور راستے کے استعارے کی تبدیلی کو نمایاں کیا گیا۔ سوال و جواب کے وقفے میں طلبہ نے تقریباً آٹھ سوالات کیے جن میں نظم اور غزل کے درمیان فرق اور آزاد نظم کے وزن پر گفتگو زیادہ تر رہی۔

مشاعرے کا پہلا دور ساڑھے چار بجے شروع ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر ہما نقوی نے کی۔ نظامت ثمینہ ارشد نے اپنے مخصوص انداز میں کی اور درمیان میں چار لطیفے سنا کر ماحول کو ہلکا پھلکا رکھا۔ پہلے دور میں دس شعرا نے کلام سنایا۔ سامعین کی طرف سے سب سے زیادہ داد نوجوان شاعر عدیل رضا کو ملی جنہوں نے تین غزلیں سنائیں اور ہر غزل پر سامعین نے دوبارہ فرمائش کی۔ دوسرے دور میں پانچ شعرا نے اپنی نظمیں پیش کیں جن میں ایک نظم ریل کے ڈبے میں بیٹھی ایک بوڑھی عورت کے بارے میں تھی جو ہر اسٹیشن پر کسی کو آواز دیتی ہے۔ یہ نظم اتنی اثر انگیز تھی کہ کئی سامعین کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ آخر میں ڈاکٹر ہما نقوی نے اپنی صدارتی گفتگو میں کہا کہ مشاعرہ اور مجلسِ مذاکرہ ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مشاعرہ صرف داد کا میدان بن جائے تو شاعر سیکھتا نہیں اور اگر مجلس صرف تنقید بن جائے تو شاعر ڈر جاتا ہے۔ انہوں نے تجویز دی کہ ہر مشاعرے کے بعد ایک مختصر نشست رکھی جائے جس میں نوجوان شاعر اپنی غلطیاں سن سکیں۔ اس تجویز پر حاضرین نے تالیاں بجائیں۔

اختتامی تقریب میں ادارہ فنون کی جانب سے شرکا کو یادگاری شیلڈ اور کتابوں کے تحفے دیے گئے۔ منتظمین نے اعلان کیا کہ اگلا مشاعرہ جون کے پہلے اتوار کو اسی سبزہ زار میں ہوگا اور اس بار موضوع ’شہر کی راتیں‘ رکھا گیا ہے۔ شرکا کے مطابق یہ موضوع اس لیے دلچسپ ہے کہ آج کی نظم میں دن کی روشنی سے زیادہ رات کی روشنی، گلی کی خاموشی اور تنہا چلتے مسافر کا ذکر بار بار آ رہا ہے۔ ادارہ فنون نے وعدہ کیا کہ اس موضوع پر منتخب کلام کا ایک مجموعہ اگلے برس شائع کیا جائے گا۔ یوں یہ شام ایک مشاعرہ بھی تھی اور ایک سنجیدہ مکالمہ بھی، جس کی گونج دیر تک سامعین کے دلوں میں سنائی دیتی رہی۔

ڈاکٹر ثمینہ رضا کے اعزاز میں ادبی نشست

ڈاکٹر ثمینہ رضا کے اعزاز میں ادبی نشست جمعرات کی شام ادارۂ فنون ماڈل ٹاؤن کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ نشست کی